فہرست




نمبر ۳۸ | دار الامن و الامان | ۷ر دسمبر ۱۹۲۰ء | قریۃ المبارک قادیان | جلد ۲۳


# انگلستان میں اسلام
## تین۳ نئے مسلمان

### قبول اسلام

گزشتہ ہفتہ میں مفصلہ ذیل سعید ارواح کو اللہ تعالیٰ نے دین حقہ اسلام قبول کرنے کی توفیق دی ہے:۔

| نمبر شمار | مسیحی نام | اسلامی نام | کیفیت |
|---|---|---|---|
| ۱ | ماسٹر فریڈرک نسیلڈ | علی | سالویشن آرمی سے تعلق رکھتے تھے تقریریں سننے لٹریچر مطالعہ کرنے اور ایک عرصہ تک تحقیقات کے بعد اسلام لائے ہیں۔ |
| ۲ | مس ایلیس رائٹ | آمنہ | ایک عرصہ تک تحقیقات کے بعد اسلام لائی ہیں |
| ۳ | مسز للین ماؤ گوہر۔ | آمینہ | ایک میرے دوست کی بیوی ہیں۔ مدت سے زیر تبلیغ تھیں۔ |

### لیکچرز

ہفتہ میں تین مرتبہ ہائڈ پارک میں تقریریں کی جاتی ہیں۔ بعض سوسائٹیوں کی دعوت پر اُن کے ہاں جا کر لیکچر دیئے جاتے ہیں۔ چنانچہ حال میں نائٹمر لینڈ سٹیتھم والفورڈ۔ الیسٹ نیچلے اور لونی شام میں مبلغین اسلام کی تقریریں ہوتی ہیں۔ ان کے علاوہ ہفتہ وار احمدیہ لیکچر روم میں اتوار کے روز لیکچر ہوتے ہیں:۔ فقط

"عبد الرحیم نیر"

# غیر احمدیوں میں کفر و اسلام

مولوی ثناء اللہ صاحب اہلحدیث مورخہ ۲۹ر اکتوبر ۱۹۲۰ء میں صفحہ اول کالم دوم وسوم پر لکھتے ہیں"

"زمانہ سلف میں اختلاف تھا تو صرف فروعات میں تھا جو مدار اسلام یا موجب کفر نہ تھیں۔ اب جو اختلاف ہے وہ کفر و اسلام میں پیدا ہو گیا ہے۔

منجملہ ان مسائل کے جو آجکل اختلافی بن رہے ہیں ایک مسئلہ علم غیب رسول بھی ہے۔ ایک فریق اس کا قائل ہے اور اس کے انکار کرنے والے کو کافر کہتا ہے۔ دوسرا فریق اس کے اقرار کرنے والے پر کفر جچکا ہے"


(انوار احمدیہ پریس قادیان میں باھتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی پرنٹر و پبلشر و پروپرائٹر چھپا)

**الحکم** غیر احمدی کبھی کبھی ضرورت کے وقت ہمارے سامنے کہتے ہیں

کہ ہم میں کوئی کفر و اسلام کا اختلاف نہیں ہے۔ مگر مولوی ثناءاللہ صاحب کی یہ شہادت بتا رہی ہے کہ وہابی اور بدعتی ان دونوں غیر احمدی فرقوں میں مسئلہ "علم غیب رسول" کے متعلق کفر اسلام کا اختلاف ہے۔ جس کی بنا پر ہر ایک انہیں سے دوسرے کو کافر کہتا اور جانتا ہے :۔

## آسمان سے گدھے کا اُترنا

عام مسلمانوں نے قرآن کو چھوڑ کر توہمات کے گڑھے میں گرنا اپنا دستور العمل بنا لیا ہے۔ اور افسوس کہ ان کو اس کا احساس بھی نہیں حال میں "مصریوں کی مذہبی حالت" کے عنوان سے رسالہ معارف اعظمگڈھ نے ایک مضمون لکھا ہے جسمیں مصریوں کے مختلف توہمات کا ذکر کرتا ہوا ایک یہ توہم بھی لکھا ہے :۔

"محرم کی دسویں شب کو آسمان سے اشرفیوں سے لدا ہوا گدھا اُترا کرتا ہے۔ اور کسی خوش نصیب لڑکے کو ملجاتا ہے۔ چنانچہ والدین بچوں کو اس رات میں شب بیداری کراتے ہیں کہ دست بدعا ہیں کہ گدھا ان کے گھر میں اُترے "

ایسی ہی تو توہمات نے مسلمانوں کو تباہ کیا ہے۔

علمی۔ (مولوی فاضل)

## جلسہ کے انتظام کا خاکہ

اس سال سالانہ جلسہ کے انتظام کا اسطرح سے خاکہ تیار کیا گیا ہے۔

استقبال امرتسر } مستری اللہ بخش صاحب و سراج الدین صاحب۔

استقبال بٹالہ } کے منتظم میرزا برکت علی صاحب۔ ماسٹر عبدالعزیز صاحب۔ ماسٹر محمد طفیل صاحب مولوی شاہزادہ صاحب۔

استقبال قادیان } شیخ محمود احمد صاحب۔ مولوی غلام احمد صاحب۔ مولوی محمد حسین صاحب شیخ عبدالخالق صاحب۔

انتظام مکانات } سکریٹری جلسہ

انتظام برائے مستورات } بابو نظام الدین صاحب۔ بابا محمد حسن صاحب۔

عام نگرانی شہر میں } میاں بشیر احمد صاحب ایم اے۔ مولٰنا سید سرور شاہ صاحب

دارالعلوم میں } صاحبزادہ شریف احمد صاحب۔ قاضی عبداللہ صاحب بی اے بی ٹی۔ چودھری غلام محمد صاحب بی اے۔

دارالعلوم میں استقبال کے لیے } ماسٹر امو خانصاحب وخان محمد امین صاحب۔

انتظام روشنی شہر میں } ماسٹر نذیر حسین صاحب
" دارالعلوم میں } منشی محمد علی صاحب

انتظام صفائی شہر میں } خان محمد خانصاحب
" دارالعلوم میں }

انتظام پانی شہر میں } منشی غلام محمد صاحب
" دارالعلوم میں } میاں محمد الدین مالی۔

انتظام ستور شہر میں } سکریٹری جلسہ
" دارالعلوم میں } منشی کظیم الرحمٰن صاحب ماسٹر فضل الٰہی صاحب۔

انتظام دیگ و تنور شہر میں } منشی نعمت اللہ خانصاحب۔ بھائی غلام حسین صاحب۔ میاں نظام جان صاحب۔

دارالعلوم میں } ماسٹر حسین خاں صاحب۔ منشی محمد علی صاحب

انتظام تقسیم روٹی شہر میں } مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل۔ حکیم غلام محمد صاحب قاری غلام یٰسین۔ چودھری بدرالدین۔

دارالعلوم میں } منشی محمد اسمٰعیل صاحب۔ منشی سکندر علی صاحب۔

تقسیم سالن شہر میں } قاضی امیر حسین صاحب۔ مولوی رحمت علی۔ مولوی عطار محمد صاحب

دارالعلوم میں } ماسٹر سردار خاں صاحب ماسٹر علی محمد صاحب۔

اجرائے پرچہ خوراک اندرون شہر } بھائی نورالدین صاحب۔ مولوی جلال الدین صاحب۔

دارالعلوم میں } ماسٹر مبارک اسمٰعیل صاحب۔ ماسٹر محمد شفیع صاحب۔ ماسٹر نذیر احمد صاحب

شہر میں مہمان نواز } سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب
بیرون " } جناب میر محمد اسحاق صاحب۔

فی الحال یہ نقشہ تیار کیا گیا ہے۔

## اطلاع

جمیع احباب خریداران الحکم کی خدمت میں التماس ہے۔

کہ جن احباب نے اسوقت تک سنہ ۱۹۲۰ء کی قیمت ادا نہیں کی۔ اُن سب صاحبان کی خدمت مبارک میں جنوری سنہ ۱۹۲۱ء میں وصولی زر کے لیے وی۔ پی کیے جائینگے۔

تمام احباب مطلع رہیں اور وی پی کو وصول فرماکر مشکور فرما دیں۔ والسلام

شیخ محمود احمد

# سلسلہ احمدیہ کے تاریخی واقعات

اس دفعہ برادر محمد فخر الدین صاحب ملتانی نے ایک احمدیہ جنتری تیار کی ہے جو بہت اعلیٰ کاغذ اور اعلیٰ مضامین سے مزین ہے۔ اس جنتری میں سلسلہ کے تاریخی واقعات کو بھی مختصراً درج کیا ہے۔ جو ازبس مفید کام ہے۔ میں قارئین کرام کی خاطر اس حصہ کو جنتری سے درج کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ برادرم فخر الدین صاحب کو جزائے خیر دے اور احباب کو بھی ان کی ہمت افزائی کرنی چاہیئے:۔

(ایڈیٹر)

یکم جنوری ۱۸۸۶ء حضرت مسیح موعود نے حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی ولادت کے متعلق خدا تعالیٰ سے اطلاع پاکر پیشگوئی شائع کی۔

۱۲۔ جنوری ۱۸۸۹ء کو صاحبزادہ مبارک احمد مرحوم کی ولادت کے متعلق حضرت مسیح موعود نے پیشگوئی فرمائی۔

۲۰۔ جنوری ۱۹۰۲ء کو رسالہ ریویو آف ریلیجنز انگریزی جاری ہوا۔

۲۸۔ جنوری ۱۹۰۳ء کو صاحبزادی امۃ الحفیظ کی ولادت ہوئی۔

جنوری ۱۹۰۷ء کو سعد اللہ لودھیانوی مباہلہ کے اثر اور مسیح موعود کی پیشگوئی کے ماتحت طاعون سے ہلاک ہوا۔

---

یکم فروری ۱۸۹۷ء و صاحبزادی مبارکہ بیگم جو والدہ کے پیٹ میں تھی حساب کی غلطی سے فکر دامنگیر ہوئی الہام ہوا "آید آں روز کہ مستخلص شود" تفہیم ہوئی کہ لڑکی پیدا ہوگی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

۶۔ فروری ۱۸۹۸ء حضرت مسیح موعود کو طاعون کے پودے نہایت بد اور کریہ شکل اور سیاہ رنگ و خوفناک صورت میں دکھائے گئے اور یہ رویا اخباروں میں بھی شائع کی گئی:۔

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء۔ پیشگوئی فرمائی کہ سید احمد خاں کو کئی قسم کی بلائیں و مصائب پیش آئینگے۔

۲۰۔ فروری ۱۹۰۱ء حضرت مسیح موعود نے کتاب اعجاز المسیح کی تصنیف سے فراغت پائی۔

۱۳۔ فروری ۱۹۰۶ء۔ پیشگوئی فرمائی کہ پہلے بنگالہ کی نسبت جو کچھ حکم جاری کیا گیا تھا اب ان کی دلجوئی کی جائیگی۔

۲۰۔ فروری ۱۹۰۲ء۔ اعجاز المسیح کا جواب لکھنے کے متعلق الہام ہوا کہ وہ سخت نادم ہوگا۔ اور حسرت کے ساتھ خاتمہ ہوگا۔ چنانچہ بہت عرصے کے بعد پیر مہر علیشاہ گولڑوی کی طرف سے جواب نکلا اور اس کی اردو عبارت لفظ بلفظ مولوی محمد حسن بھینی کا سرقہ تھی۔ یہ بات ظاہر ہونے سے اس کی بہت بڑی ذلت ہوئی۔

۲۲۔ فروری ۱۸۹۳ء۔ لیکھرام کے متعلق پیشگوئی فرمائی کہ گوسالہ سامری کی طرح شنبہ کے روز ٹکڑے ٹکڑے کیا جائے گا!۔

---

۲۔ مارچ ۱۸۹۷ء کو صاحبزادی مبارکہ بیگم کی ولادت باسعادت ہوئی۔

۲۰ مارچ ۱۹۰۲ء کو ریویو آف ریلیجنز اردو جاری ہوا۔

مارچ ۱۹۰۱ء میں حضرت صاحب نے اپنی جماعت کا نام جماعت احمدیہ قرار دیا۔

۵۔ مارچ ۱۹۰۲ء میں اعلان فرمایا جو تین ماہ تک چندہ نہیں دیگا اس کا نام جماعت سے خارج کیا جائے گا۔

۶۔ مارچ ۱۸۹۷ء۔ بموجب پیشگوئی مسیح موعود علیہ السلام پنڈت لیکھرام قتل ہوا۔

مارچ ۱۹۰۷ء بموجب پیشگوئی مباہلہ ڈوئی امریکن مرگیا۔

۷۔ مارچ ۱۹۰۷ء۔ الہام ہوا کہ ۲۵ دن یا یہ کہ ۲۵ دن تک سوا سکے مطابق ۳۱۔ مارچ ۱۹۰۷ء کو ایک بڑا شعلہ آگ کا زمین پر گرتا ہوا معلوم ہوا۔ تمام پنجاب میں دکھائی دیا۔

۱۲۔ مارچ ۱۸۹۷ء الہاماً معلوم ہوا۔ کہ سر سید کی موت قریب ہے۔ چنانچہ ۱۸۹۸ء میں سر سید فوت ہوئے۔

۱۳۔ مارچ ۱۹۰۳ء بروز جمعہ مطابق ۱۳۔ ذالحجہ ۱۳۲۰ھ منارۃ المسیح کی بنیاد رکھی گئی۔

۱۳۔ مارچ ۱۹۱۴ء حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اوّل کی وفات ہوئی۔

۱۴۔ مارچ ۱۹۱۴ء خلافت ثانیہ قائم ہوئی اور حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفہ ثانی مقرر ہوئے۔

---

۲۰۔ اپریل ۱۸۹۳ء صاحبزادہ میرزا بشیر احمد کی ولادت باسعادت ہوئی۔

۴۔ اپریل ۱۹۰۶ء۔ چراغ دین جمونی لمبہ دو لڑکوں کے مباہلہ کے ماتحت طاعون سے ہلاک ہوا۔

۶۔ اپریل ۱۸۹۴ء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی خسوف و کسوف والی نے آسمان پر پوری ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود کی صداقت پر مہر کی

۷۔ اپریل ۱۹۰۷ء۔ بابو الٰہی بخش اکونٹنٹ مصنف عصائے موسیٰ مباہلہ کے ماتحت طاعون سے ہلاک ہوا۔

۱۱۔ اپریل ۱۹۰۰ء بروز عید الضحیٰ حضرت مسیح موعود نے خطبہ الہامیہ بزبان عربی بیان فرمایا۔

۱۳۔ اپریل ۱۹۰۶ء صاحبزادہ مبارک احمد کی پیدائش کے متعلق پیشگوئی فرمائی۔

۲۷۔ اپریل ۱۹۰۲ء چراغ دین جمونی نے ایک مرتبہ توبہ بھی کی تھی۔

---

۵۔ مئی ۱۹۰۲ء کو الہام ہوا انی احافظ کل من فی الدار الا الذین علوا باستکبار اس میں طاعون سے حفاظت کا وعدہ تھا۔ سو اتنی طاعون پڑی۔ مگر آپ کے گھر میں طاعون کی ایک واردات بھی نہیں ہوئی۔

۵۔ مئی ۱۹۰۷ء کو حقیقت الوحی شائع ہوئی۔

۲۴۔ مئی ۱۸۹۸ء کو صاحبزادہ میرزا شریف احمد صاحب کی ولادت ہوئی۔

۲۴۔ مئی ۱۸۹۷ء کو الہام ہوا۔ کہ رومی سلطنت کے ارکان دولت بکثرت ایسے ہیں۔ جن کا چال چلن سلطنت کے لیے مضر ہے۔

۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات حسرت آیات ہوئی۔

۲۷۔ مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اول جماعت احمدیہ مقرر ہوئے۔

۲۶ مئی ۱۹۰۶ء عاجز راقم فخرالدین ملتانی حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت سے مشرف ہوا۔

---

۱۴۔ جون ۱۸۹۹ء صاحبزادہ مبارک احمد کی ولادت ہوئی۔

جون ۱۸۹۳ء میں عبداللہ آتھم سے پندرہ روز تک مباحثہ ہوتا رہا۔

۲۵۔ جون ۱۸۹۷ء الہام شائع فرمایا کہ ترکی گورنمنٹ کے شیرازہ میں ایسے دھاگے ہیں جو وقت پر ٹوٹنے والے غداری سرشت ظاہر کرنے والے ہوں۔ اس الہام کی تصدیق بعد کے آنے والے واقعات نے کردی۔

۲۸۔ جون ۱۹۰۳ء۔ کرم الدین جہلمی کے مقدمہ کے متعلق الہام ہوا کہ پرہیزگاروں کے ساتھ خدا ہوگا۔ اور اُن کو فتح و نصرت دے گا۔ چنانچہ کرم الدین کے مقدمات خارج ہوکر وہ خود سزایاب اور حضرت اقدس مظفر و منصور ہوئے

۳۰۔ جون ۱۸۹۹ء الہام ہوا پہلے بیہوشی پھر بیہوشی پر موت یہ الہام ڈاکٹر بوڑھے خاں کے متعلق تھا۔

---

۱۰۔ جولائی ۱۸۹۹ء۔ احمد بیگ کی موت کے متعلق پیشگوئی فرمائی اور وہ چھ ماہ بعد مرگیا۔

۱۴۔ جولائی ۱۹۰۳ء صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کابل میں شہید کیے گئے۔

۲۹۔ جولائی کو ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک کے جھوٹے مقدمہ کے متعلق اشارہ ہوا۔ جو چندہی روز بعد ظہور میں آیا اور خدا نے حضرت اقدس کو بری کیا

جولائی ۱۸۹۹ء بوڑھے خاں کی وفات ہوئی۔ جن کے متعلق ۳۰ جون ۱۸۹۹ء کو الہام ہوچکا تھا

---



۳۰ اگست ۱۸۷۵ء کو حضرت مسیح موعود کے والد ماجد حضرت میرزا غلام مرتضےٰ صاحب فوت ہوئے

۱۲۔ اگست ۱۹۰۱ء دیوار کا مقدمہ فیصلہ ہوا۔ اور حضرت صاحب بھی بموجب پیشگوئی کے کامیاب ہوگئے۔ فریق مخالف کو اپنے ہاتھ سے دیوار گرانے کا حکم ہوا۔

۱۶۔ اگست ۱۹۰۶ء کو جنوبی امریکہ اور چلی میں عظیم الشان زلزلہ آیا۔ اور حضرت مسیح موعود کی زلزلہ والی پیشگوئی پوری ہوئی۔ اسی طرح حضرت اقدس حقیقت الوحی منہ ۲۵۵ میں فرماتے ہیں کہ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک (ہند) کی نوبت بھی قریب ہے۔

---

۵ستمبر ۱۸۹۴ء صاحبزادہ میرزا شریف احمد صاحب کی ولادت کے متعلق پیشگوئی فرمائی۔ جو ۱۸۹۵ء میں اس کی ولادت سے پوری ہوئی

۱۲ ستمبر ۱۹۰۲ء صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب کے نکاح کی مسنون رسم عمل میں آئی۔

۲۶ستمبر ۱۹۰۶ء دو المیال سے ایک بڑے مخالف فقیر مرزا کے مرنے کی خبر آئی۔ جس نے ستمبر ۱۹۰۵ء میں پیشگوئی کی تھی کہ ۲۰ روز تک سلسلہ احمدیہ تباہ ہوجائیگا۔ پورا ایک سال بعد وہ بمعہ اہل و عیال طاعون سے ہلاک ہوا۔

۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء بروز دوشنبہ میاں مبارک احمد فوت ہوئے۔

ستمبر ۱۸۸۳ء بمطابق ۱۲۹۶ھ ہجری میں ستارہ ذوالسنین جو مسیح موعود کی ظہور کی علامت قرار دیگئی تھی ظاہر ہوا۔

۲۹ ستمبر ۱۸۹۴ء مولوی سعد اللہ لودھیانوی کی متعلق الہام ہوا۔ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَر۔ مسودہ ابتر ہی ہلاک ہوا۔

۳۰ ستمبر ۱۸۹۲ء میرزا احمد بیگ ہوشیار پوری بموجب پیشگوئی فوت ہوا۔

۳۰ ستمبر ۱۸۹۵ء چولہ بابا نانک کی تحقیقات کرنے کے لیے حضرت مسیح موعود بمعہ چند احباب ڈیرہ باوا نانک تشریف لیگئے۔

---

۳۔ اکتوبر ۱۸۹۸ء حضرت صاحبزادہ میرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب اور حضرت ام المومنین نے حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کی۔

۲۔ اکتوبر ۱۹۰۲ء حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب کی برات رڑکی کی طرف روانہ ہوئی۔

۱۱۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء مولوی عبدالکریم صاحب فوت ہوئے ان کے متعلق حضرت مسیح موعود کے الہام تھے ۴۷ برس۔ کفن میں لپیٹا گیا۔

---

۱۸۔ نومبر ۱۹۰۲ء بعد نماز صبح حضرت مسیح موعود کو بہشتی مقبرے کے متعلق مکاشفہ ہوا۔ اور اسکی قبروں کا نقشہ دکھایا گیا۔

۳۰ نومبر ۱۹۰۱ء صاحبزادہ بشیر احمد و شریف احمد اور مبارکہ بیگم صاحبان کی آمین ہوئی۔

---

یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو بیعت کا اشتہار دیا

۲۔ دسمبر ۱۹۰۷ء حضرت مسیح موعود کا مضمون " دنیا میں کوئی الہامی کتاب ہے یا نہیں " اگر ہے تو کونسی۔ لاہور میں آریوں کے پنڈال میں حضرت

مولوی نورالدین صاحب نے پڑھکر سنایا۔

۸- دسمبر ۱۹۰۲ء مولوی رسل بابا امرت سری مباہلہ اور پیشگوئی کے ماتحت ہلاک ہوا۔

۱۰- دسمبر ۱۸۹۲ء صاحبزادہ بشیر احمد صاحب کی ولادت کے متعلق پیشگوئی فرمائی۔

۱۲- دسمبر ۱۹۱۱ء شہنشاہ جارج پنجم کی زبان سے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے مامور حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی بنگالہ کی دلجوئی والی پوری کرائی۔

۱۲- دسمبر ۱۸۹۶ء اسلامی اصول کی فلاسفی والے مضمون کے متعلق الہام شائع فرمایا کہ "مضمون سب پر بالا رہا" جو ۲۷ و ۲۸ دسمبر ۱۸۹۶ء کو ہزاروں سامعین کے مجمع میں پڑھا گیا۔ اور مقبولیت حاصل کر کے الہام کی تصدیق کی۔

۲۹- دسمبر ۱۹۰۴ء کرم الدین جہلمی کے مقدمہ کی اپیل پر سشن جج امرتسر کا فیصلہ ہوا حضرت مسیح موعود اور حکیم فضل الدین مرحوم کے جرمانے واپس ہوئے۔ اور کرم الدین پر جرمانہ قائم رہا۔

## سال گذشتہ کے اہم واقعات سلسلہ احمدیہ

۶- جنوری ۱۹۲۰ء کو احمدیہ مسجد لنڈن کے چندہ کی تحریک ہوئی (۲) گزشتہ سال یعنی ۱۹۲۰ء میں قریباً ۷۰ آدمی امریکہ و لنڈن میں احمدی مشنریوں کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے (۳) ۷ فروری کو بابو عزیز الدین صاحب احمدی تبلیغ کے لیے ولایت گئے۔ (۴) ۱۳ فروری کو حضرت خلیفۃ المسیح طبی مشورہ کے ماتحت لاہور تشریف لیگئے۔ اور وہاں چار پبلک لیکچر بھی دیئے (۵) ۸- اپریل کو حضرت خلیفۃ المسیح احمدیہ جلسہ سیالکوٹ میں تشریف لے گئے جہاں تین پبلک لیکچر دیئے اور ۱۰- اپریل کو احمدیہ لیکچر ہال سیالکوٹ کی بنیاد اپنے ہاتھ سے رکھی۔ اور ۱۴- اپریل کو سیالکوٹ سے واپسی پر امرتسر میں ایک پبلک لیکچر دیا۔ (۶) ۱۱- مئی کو مفتی محمد صادق صاحب احمدی مشنری کو امریکہ میں داخلہ کی اجازت کی خبر ملی۔ (۷) ۱۷ مئی کو میاں چراغدین صاحب پنشنر لاہور جو حضرت مسیح موعود کے پرانے مخلص مرید تھے فوت ہوئے۔ اور ۱۸ مئی کو اُن کی نعش مقبرہ بہشتی قادیان میں دفن ہوئی (۸) ۲۸ جون کو حکیم خلیل احمد صاحب مبلغ مدراس کو غیر احمدیوں نے حملہ کر کے سخت زخمی کیا (۹) ۶ جولائی کو صاحبزادی امۃ الحفیظ کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ (۱۰) ۱۳ جولائی کو حضرت خلیفۃ المسیح بغرض تبدیل آب و ہوا ڈلہوزی تشریف لے گئے۔ (۱۱) ۳۰-۳۱ جولائی کی درمیانی شب سلسلہ کے پرانے مخلص مولوی فتح دین صاحب دھرم کوٹ بگہ فوت ہوئے۔ اور مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئے۔ (۱۲) ۱۴ اگست کو مولوی مبارک علی صاحب بی اے بی ٹی نیجریا میں تبلیغ کے لیے روانہ ہوئے۔ (۱۳) ۶- ستمبر کو لنڈن میں مسجد کے لیے زمین خریدنے کی خبر آئی۔ ۱۵ ستمبر کو صاحبزادہ میرزا بشیر احمد کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ جسکا نام مبشر احمد ہے۔ (۱۴) ۲۳ ستمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح بخیریت ڈلہوزی سے واپس تشریف لائے۔ (۱۵) ۱۱- اکتوبر کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے مشکوئے معلیٰ میں دختر نیک اختر پیدا ہوئی (۱۶) ۱ و ۲ جولائی کی درمیانی شب کو ڈاکٹر عبدالحکیم خاں مرتد پٹیالوی نہایت حسرت والم کے ساتھ پھیپھڑے کی بیماری یعنی سل میں ایک عرصہ مبتلا رہ کر مر گیا۔ (۱۷) شیخ محمد حسین بٹالوی سلسلہ کا پرانا مخالف اسی سال میں فوت ہوا۔ (۱۸) مولوی عبداللہ صاحب سکنہ بمبئی جو سلسلہ کے پرانے مخلص تھے اکتوبر کو فوت ہوئے۔

## سفرنامہ

### سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب

گزشتہ سے آگے

اور اپنی اجتماعی ضرورتوں میں بہت پست درجے ہیں اور اگر ایسی قوم کے تعلقات اجتماعیہ کسی ایسی قوم سے ہوں جو اپنے افکار و اطوار اور ضروریات زندگی میں بہت اعلیٰ اور وسیع پیمانے پر ہے اور اُس کی زبان بھی ویسے ہی اعلیٰ اور وسیع ہے۔ تو ضرور وہ گری ہوئی قوم طبعاً اس کے درجہ ارتقاء اور ساتھ ہی اپنی پستی کو محسوس کر کے فطرت کی تقلیدی محرک (جو اسے ادنیٰ حالت سے اعلیٰ حالت کی طرف دھکیلے لیے جاتا ہے) کے ذریعہ اس قوم کی طرف ہمیشہ راغب اور مائل رہیگی۔ یہی وجہ ہے جو آج کیا ہندوستان میں اور کیا مصر میں اور کیا ٹرکی اور عرب میں لوگوں کو فرانسیسی یا انگریزی زبان سے بڑی دلچسپی ہے یہ طبیعت کی ایک رَو ہے۔ جس کے ساتھ محکوم قومیں بھی چلی جا رہی ہیں۔ کیوں کہ ان میں ابنیت بہت کچھ مفقود ہو چکی ہے۔ یہ وہ الٰہی قضا و قدر ہے جس کو اللہ تعالیٰ کی پاک کلام یوں بیان فرماتی ہے۔ فقلنا لھم کونوا قردۃ خاسئین یعنی جب یہود نے اپنی کتاب کو جس کے متعلق انھیں یہ حکم دیا گیا تھا کہ اسے مضبوط پکڑے رکھنا۔ چھوڑ دیا تو ہمنے کہا بندر ہو جاؤ۔ ذلیل و خوار انسانوں کی شکل و صورت میں (خاسئین انسانوں کی وصف ہے بندروں کی نہیں) یعنی جب اُنھوں نے اپنی اصلیت کو چھوڑ دیا۔ تو الٰہی قضا و قدر نے بھی فیصلہ کیا کہ ان بے سمجھ جانوروں کی طرح ہو جائیں جو دوسروں کے افعال و حرکات کی نقل بغیر سمجھے بوجھے کرتے پھرتے ہیں۔ دوسروں کے ناچنے سے ناچتے ہیں اور اُٹھانے سے اُٹھتے ہیں۔ غرض یہ دَور بھی ہر ایک ایسی قوم کو دیکھنا پڑتا ہے جو اپنی ذاتی استعدادات سے کام نہیں لیتیں اور زندگی کے بڑھنے اور پھیلنے والے قویٰ کو ایک تنگ دائرے میں محدود کر کے معطل و بیکار کر دیتی ہیں۔ اس لیے یہ جائے تعجب نہیں کہ کیوں مجھے قاھرہ کی بود و باش سے اسقدر نفرت ہو گئی تھی۔ ہر ایک جو کسی قوم کی زبان سیکھنے کے لیے اپنے وطن کو چھوڑ کر اس کے

دور دراز وطن میں جاتا ہے اور آگے جاکر معاملہ بالکل دگرگوں پاتا ہے۔ اور جب وہ کوشش کرتا ہے کہ اہل زبان کے ذریعے زبان سیکھے تو بجائے نعم وھذا کے ایواہ اور کیدہ یا ٹٹ بٹ وٹ سنتا ہے ضرور ہے کہ وہ خاطر کبیدہ ہو جائے۔

ایک بات جس کا خصوصیت کے ساتھ یہاں ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ ہمارے انگریزی تعلیم نے وہاں بہت کچھ فائدہ پہنچایا میری تعلیم ہندوستان میں ایف ایس سی تک تھی اور خوش قسمتی سے میں نے شکسپیر کے بعض ڈرامے بھی پڑھے ہوئے تھے۔ اور ایکدن اتفاقاً کسی کالج کے ایک نوجوان نے ہنری فورتھ کے ڈرامے میں سے بعض مشکلات میرے سامنے پیش کیے۔ میں نے اُن کو حل کر دیا۔ بلکہ ایک جگہ پر اُس نے کہا کہ ہمارے پروفیسر نے ہمیں اسکے یہ معنی بتلائے ہیں۔ تو میں نے کہا کہ بالکل غلط معنی ہیں۔ اس پر وہ دوسرے دن میرے پاس خوشی سے آیا اور بتلایا کہ اس نے دونوں معنی پرنسپل کے سامنے فیصلہ کے لیے پیش کیے۔ اس نے آپکے معنوں کو پسند کیا اور پروفیسر کے معنی کو رد کر دیا اُس نوجوان نے اپنے والد سے ذکر کیا۔ اور اُسکے والد ایک مدرسے میں عربی اداب کے اُستاد تھے۔ اس پر اُنھوں نے مجھے گھر بلایا اور ہر روز عربی پڑھانے کا وعدہ کیا۔ اس امید پر کہ شاید میں ان کے لڑکے کو اس کتاب کے سمجھنے میں مدد دیا کروں گا۔ میں نے اس موقع کو غنیمت سمجھا اور شکسپیر کے ڈرامے اور اُس کے نوٹوں کو دوبارہ مطالعہ کرنے کے لیے خرید لیا۔ چنانچہ میں نے اس اُستاد سے تقریباً ایک مہینہ عربی کے قواعد نحو سبق لیے۔ ان کا نام شیخ حامد موسیٰ آفندی تھا اور وہ قاہرہ شہر کے معززین اراکین و مالدار معلم میں سے تھے۔ میں ان کی محبت و شفقت اور حسن اخلاق کا تہ دل سے مشکور رہوں۔

(باقی باقی)

# امریکہ میں تبلیغ اسلام کی رپورٹ نمبر ۴

## دو اور عیسائی مسلمان ہو گئے!!!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہ تبلیغ اسلام کا کام اس ملک میں ہر طرح سے کامیاب ہو رہا ہے۔ بذریعہ لیکچروں کے اور اخباروں میں مضامین دینے کے دین متین اسلام کی تائید کی جاتی ہے۔ لوگوں کے شکوک دور کیے جاتے ہیں۔ بعض نومسلموں نے نماز عربی میں یاد کر لی ہے۔ بعض ہنوز انگریزی میں پڑھتے ہیں۔ عاجز نیویارک سے شکاگو میں آگیا ہے۔ جو نسبتاً ملک کے وسط میں ہے اور یہاں سے ہر طرف تبلیغ بآسانی ہو سکتی ہے۔ شہر سوا اور لی الس سے خط آیا ہے کہ وہاں کے لوگ عاجز کو لیکچروں کے سلسلہ کے واسطے بلانا چاہتے ہیں۔ گذشتہ رپورٹ کے بعد مفصلہ ذیل صاحبان داخل اسلام ہوئے۔

(۱) مسٹر ایل ہولٹ۔ اسلامی نام نسیح دین رکھا گیا۔

(۲) مسٹر اینڈریو جیکب اسلامی نام محمد یعقوب رکھا گیا۔

شکاگو میں تلاش مکان میں بہت تکلیف ہوئی اشاعت اسلام کے کام کے سبب کئی دفعہ مکان تبدیل کرنا پڑا۔ ایک مکان میں سے صرف اس واسطے نکلنا پڑا کہ مذکورہ بالا ہر دو نومسلموں کا وہاں آنا مالکہ مکان کو ناگوار خاطر تھا اور اُس نے نوٹس دیدیا۔ آخر ایک مکان کا حصہ ایک سال کے تحریری معاہدہ پر لیا گیا ہے۔ جس کا کرایہ معہ خرچ روشنی وغیرہ ایک سو ڈالر ماہوار ہے۔ اور اسباب کے واسطے قریب آٹھ سو ڈالر کا خرچ درپیش ہے۔ اس مکان میں لیکچروں کا انتظام بھی اب کیا گیا ہے پہلا لیکچر گذشتہ اتوار کو اتحاد اسلامی کے مضمون پر ہوا۔ اگلے اتوار کو انشاء اللہ تعالیٰ اخوت اسلامی کی عالمگیری پر ہوگا۔

اہل امریکہ ان دنوں انتخاب پریذیڈنٹ میں مصروف رہے۔ بڑے لیکچر۔ مباحثات اور جھگڑے ہوئے۔ بعض جگہ کشت و خون تک نوبت پہنچی۔ ہر ایک فریق کا لاکھوں روپیہ خرچ ہوا۔ آخر مسٹر ہارڈنگ اور اُس کے طرفدار عہدیدار کثرت رائے سے منتخب ہوگئے۔ اس دفتر سے سب کو مبارک باد کے ساتھ دعوت اسلام دی گئی۔

خادم
محمد صادق عفا اللہ عنہ
۶ ر نومبر ۱۹۲۰ء

# پروگرام جلسہ سالانہ ۱۹۲۰ء

**پہلا دن ۲۶ دسمبر ۱۹۲۰ء (اتوار)**

تلاوت قرآن مجید و نظم ۹½ سے ۱۰ بجے تک

اسلام کا طریق عبادت بمقابلہ دیگر مذاہب (جناب مولوی رحیم بخش صاحب) ۱۰ بجے سے ۱۱ بجے تک

مسیح موعود کے احسانات — جناب حکیم خلیل احمد صاحب ۱۱ بجے ۱ بجے تک

نماز ظہر و عصر ۱ بجے سے ۲½ بجے تک

نظم ۲½ بجے سے ۳ بجے تک

صداقت مسیح موعود ـ جناب حافظ روشن علی صاحب ۳ بجے سے ۵ بجے تک

**دوسرا دن ۲۷ دسمبر ۱۹۲۰ء (پیر)**

تلاوت و نظم ۹½ بجے سے ۱۰ بجے تک

اسلام اور دیگر مذاہب — جناب شیخ عبدالرحمن صاحب مصری ۱۰ بجے سے ½۱۲ بجے تک

ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ — جناب میر قاسم علی صاحب ½۱۲ سے ۱ بجے تک

نمازیں ۱ بجے سے ½۲ بجے تک

نظم ½۲ بجے سے ۳ بجے تک

تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ ۳ بجے سے شروع ہوگی

**تیسرا دن ۲۸ دسمبر ۱۹۲۰ء (منگل)**

تلاوت و نظم ۹½ بجے سے ۱۰ بجے تک

رپورٹ ہائے صیغہ جات ۱۰ بجے سے ۱ بجے تک

نمازیں ۱ سے ½۲ بجے تک

نظم ½۲ سے ۳ بجے تک

تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ ۳ بجے سے شروع ہوگی

**چوتھا دن ۲۹ دسمبر ۱۹۲۰ء (بدھ)**

تلاوت و نظم ۹½ سے ۱۰ بجے تک

اختلافات مبائعین و غیر مبائعین — قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری

پنجابی وعظ ـ جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

# نظم

جناب ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم

ہم اک طرف سارا جہاں دیکھتے ہیں
اور اس طرف اک قادیاں دیکھتے ہیں
جہاں میں جہاں دیکھو ہو بیقراری
مگر اس کو دار الاماں دیکھتے ہیں
کہا میں نے اک روز اک مولوی سے
کہ حضرت جی کیوں آسماں دیکھتے ہیں
مسیحا جو تھا آنا وہ آچکا ہے
چلو آؤ چل قادیاں دیکھتے ہیں
یہ درسوں میں خطبوں میں اور لیکچروں میں
کھڑا جو وہاں اک جواں دیکھتے ہیں
معارف یہ قرآں کے کھولتا ہے سب پر
عجب اس کو جادو بیاں دیکھتے ہیں
یہی تو ہے **محمود** ابن مسیحا
جسے بت شکن پہلواں دیکھتے ہیں
جو موسیٰ نے جلوہ سر طور دیکھا
اُسے آج ہم قادیاں دیکھتے ہیں
اُجالا جو مکہ میں دیکھا تھا پہلے
وہی ہم یہاں بیگماں دیکھتے ہیں
اگر ساری دنیا میں چکر لگائیں
تو مہدی کا ہر جا نشاں دیکھتے ہیں
وہ بولے کہ لاریب سچے ہیں مرزا
ہم اُن کو مسیح زماں دیکھتے ہیں۔
مسیحا کو ہم مان بھی لیں ولیکن۔
ذرا اس میں ہم کسر شاں دیکھتے ہیں
یہ سنکر کہا میں نے اے مولوی جی۔
یہاں اک معمہ عیاں دیکھتے ہیں
رسول معظمؐ نے فرمایا ایسا
زمانے کے آخر زیاں دیکھتے ہیں
صداقت کو ہرگز نہ مانینگے عالم
کہیں گے کہ ہم کسر شاں دیکھتے ہیں
یہ سب کچھ سنا اور کہا ٹھیک اسلم
مگر چپ کی کوئی کہاں دیکھتے ہیں

# جلسہ پر آنیوالوں کیلیے انتظام

(۱) اس دفعہ امرتسر کے سٹیشن پر بھی ہمارے آدمی برائے استقبال ہوں گے۔ دوستوں کو اگر کوئی ضرورت ہو تو ان سے مدد لے سکتے ہیں وہاں استقبالیہ کمیٹی کے افسر مستری اللہ بخش صاحب ہوں گے اور ان کا نشان سبز بلا ہوگا۔

(۲) بٹالہ استقبالیہ کمیٹی کے افسر ماسٹر محمد طفیل صاحب اور اُن کے معاون میرزا برکت علی صاحب یا ماسٹر عبدالعزیز خاں صاحب ہونگے۔ اور اُن سب کے بازوؤں پر سبز بلے ہوں گے۔

(۳) جیسے آگے دو جگہ ہمیشہ جماعتوں کے قیام کا بندوبست کیا جاتا ہے اس دفعہ بھی کیا گیا ہے۔ باہر دار العلوم کے ہیڈ افسر صاحبزادہ میرزا شریف احمد صاحب اور شہر کے صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب ایم اے ہیں۔

(۴) دار العلوم میں مفصلہ ذیل جماعتیں اُتاری گئی ہیں۔ ضلع گورداسپور۔ ضلع سیالکوٹ ضلع گجرانوالہ ضلع لائل پور۔ ریاست ہائے۔ ضلع سرگودا شاہ پور جھنگ۔ ضلع منٹگمری۔ ضلع جالندھر و ہوشیار پور۔ ضلع لاہور شہر ضلع جہلم۔ شملہ کانگڑا۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں کوہاٹ بنو۔ ضلع شیخوپورہ۔ کشمیر۔ جموں۔ بہاولپور۔ کابجیٹ۔ ضلع لدھیانہ وانبالہ۔ ان کے سوا باقی جماعتیں شہر میں اُتریں گی۔

(۵) سکرٹری جلسہ جناب سید سرور شاہ صاحب ہیں اگر جلسہ میں کسی امر کی نسبت دریافت کرنا ہو تو انکوائری آفس کے افسر شیخ محمود احمد صاحب سے دریافت کر سکتے ہیں اگر کوئی شکایت ہو تو شکایات کی صندوقچی میں لکھکر ڈالدیں۔ ۲۳

(۶) استقبالیہ کمیٹی قادیان کے ناظم اعلیٰ شیخ محمود احمد پسر جناب شیخ یعقوب علی صاحب اور اُن کے معاون مولوی ظہور حسین صاحب و مولوی غلام احمد صاحب و مولوی عنایت اللہ صاحب قادیانی ہیں

(از دفتر جلسہ سالانہ)

# تاریخ قادیان



یعنی

## قادیان کا ماضی و حال و اُس کا مستقبل

سنہ ۱۹۱۶ء کی بات ہے کہ میرے دل میں قادیان کی تاریخ مرتب کرنے کا جوش پیدا ہوا۔ اور میں نے اپنی سمجھ کے مطابق اس کو مرتب کرنا شروع کر دیا۔ کسی حد تک میں نے اس کو تیار کیا تھا۔ کہ برادرم محمد یامین صاحب نے مجھ سے ذکر کیا کہ میں ایک ایسی کتاب تیار کرنی چاہتا ہوں۔ میں نے اس کا ذکر کرنا مناسب نہ سمجھا کہ یہ کام میں نے شروع کیا ہی۔ پھر کچھ دنوں کے بعد ان کی طرف سے ایک اشتہار شائع ہو گیا۔ اس لیے میں نے برادر موصوف کی کتاب چھپنے کا انتظار کیا۔ جو کہ خدا کے فضل و کرم سے اب چھپکر آگئی ہی اور اپنی شان میں بہت اعلیٰ کتاب ہی۔ جس کی احباب کو بہت ضرورت تھی اس کے پڑھ لینے کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ برادر موصوف کی توجہ میرے مضامین کی طرف کسی قدر کم گئی ہے۔ یہ کتاب قادیان کی گائیڈ ہے لیکن میں اس کی تاریخ لکھنی چاہتا ہوں جسمیں قادیان کے ماضی اور حال اور استقبال پر مفصل بحث ہو۔

وباللہ التوفیق

### قادیان کی تاریخ کیا ہی؟

احمدیت کی تاریخ ہی اور اس کتاب میں جس چیز کا ہو گا۔ اُسکی ساری کیفیت بمع اس کی تاریخی ترقیوں کے درج کروں گا۔ انشاء اللہ العزیز فی الحال اس کتاب کی طبع کے متعلق میں تمام مخلصین کو اطلاع دیتا ہوں۔ کتاب کے مکمل ہو جانے پر پھر دوسری دفعہ اعلان کرونگا بالآخر میں احباب سے دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے فضل سے مجھے اس کام کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

المعلن
شیخ محمود احمد قادیانی
الحکم آفس قادیان

---

**ولادت** خدا تعالیٰ نے جناب محمد عمر صاحب سب اورسیر بریلوی کو ۱۳-۱۴ دسمبر کی درمیانی شب میں قرۃ العین فرزند عطا کیا۔ اللہ مبارک کرے۔ اور خادم دین بنا کے:- آمین

(محمد یونس بریلوی طالب العلم تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان)